© rasailojaraid.com

مولانا لطافت الرحمٰن
مدرس جامعہ اسلامیہ بہاولپور

اُردو انسائیکلو پیڈیا کی ایک عظیم غلطی

میں کتاب (اردو انسائیکلو پیڈیا، ایڈیشن سنہ ۱۹۶۲ء ادارہ تحریر۔ ڈاکٹر عبد الوحید۔ سید سبط حسن، احمد ندیم قاسمی، فیض احمد فیض مطبوعہ فیروز سنز لاہور۔ قیمت ۳۵/- روپے) کی ایک ایک غلطی پر اظہار افسوس کرتا ہوں، براہ کرم ایک علمی خدمت جان کر شائع فرمائیں۔

غلطی یہ کہ اس کتاب میں ص ۱۶۶ پر لکھا گیا ہے کہ امرأ القیس دور جاہلیت کے مشہور و معروف شاعر باپ کا نام عابس اور قبیلہ کندہ سے تھا۔ سنہ ۱۰ھ میں مدینہ آکر اسلام قبول کیا، اور وطن واپس چلا گیا۔ حضرت ابوبکرؓ کے عہد میں اس کا سارا قبیلہ مرتد ہو گیا۔ لیکن امرأ القیس خود اسلام پر ثابت قدم رہا۔ اور چونکہ وہ بڑا قادر الکلام شاعر تھا۔ اس لئے دیگر ذرائع کے علاوہ شاعری سے بھی اپنے قبیلے کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرتا رہا۔ جس کا خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا۔ یہ عرب کے بہترین شعراء میں سے تھا۔ اس کا کلام اب تک محفوظ ہے۔ دیوان امرأ القیس ایک مشہور کتاب ہے۔

اسی طرح ایک دوسری کتاب "عالمی معلومات" مرتبہ محمد اکرم رہبر میں بھی عنوان "شخصیات" کے ذیل میں ص ۳۳۲ پر لکھا گیا ہے کہ۔ امرأ القیس دور جاہلیت کا ممتاز ترین شاعر صاحب معلقہ نے سنہ ۱۵ھ میں اسلام قبول کیا۔

حالانکہ دور جاہلیت کے ممتاز ترین اور مشہور و معروف قادر الکلام شاعر ملک ضلیل کندی کے متعلق پہلی کتاب کا سارا افسانہ اور دوسری کتاب کا مختصر نوٹ سراسر غلط ہے۔ بلکہ وہ تو امرأ القیس بن حجر کندی جاہلی ہے۔ اور حضور علیہ السلام کی ولادت سے ۳۵/۴۰ سال قبل انقرہ میں مر گیا تھا۔ نہ تو اس کے باپ کا نام عابس یا عانس ہے اور نہ ہی اس نے عہد رسالت پا کر اسلام قبول کیا ہے۔ اس کا سن ولادت [illegible] وفات [illegible] منجد ص ۳۳ کے تازہ ایڈیشن میں تو بالترتیب سنہ ۵۰۰ء، سنہ ۵۴۰ء لکھا گیا ہے، اور معجم المؤلفین ص ۳۲۰ پر خیر الدین زرکلی کی کتاب "الاعلام" کے ص ۲۵۱ پر سنہ ۴۹۷ء، سنہ ۵۴۰ء درج ہے۔

غرض یہ کہ یہ امرأ القیس محض جاہلی ہے نہ تو وہ مخضرمی ہے اور نہ اسلامی۔ چنانچہ اردو انسائیکلو پیڈیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایڈیشن ۱۹۶۲ء میں ص ۱۵۸ پر اس کا یہی مندرجہ بالا سن ولادت، وفات نوٹ ہے۔ اور یہ الفاظ بھی کہ امرأ القیس چھٹی صدی ظہور اسلام سے قبل عرب کا نامور شاعر ——— الخ

اس مذکورہ بالا فروگذاشت کا پس منظر معلوم کرنے کیلئے میں نے جامعہ اسلامیہ بہاولپور کی لائبریری میں چند دیگر متعلقہ کتابوں کو دیکھا، تو زرکلی کی کتاب "الاعلام" کے ص ۳۵۱، ص ۳۵۲، ص ۳۵۳ پر امرأ القیس نام کے پانچ آدمیوں میں دو شاعر دیکھ کر یہ پوری حقیقت سامنے آئی کہ مذکورہ بالا دونوں کتابوں میں عرب دورِ جاہلیت کے ممتاز ترین اور مشہور و معروف جاہلی قادر الکلام شاعر، امرأ القیس بن حجر بن حارث کندی اور دوسرے اسلامی امرأ القیس بن عابس یا عانس کندی کے حالات میں نہایت بے احتیاطی سے خلط کیا گیا ہے۔ اور صرف اشتراک نام کی وجہ سے آخر الذکر کے حالات کو اول الذکر پر منطبق کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ دونوں حوالوں میں خاص طور پر خط کشیدہ الفاظ کا مصداق صرف اور صرف وہ ہے۔ دوسرا امرأ القیس نہ تو جاہلی ہے۔ اور نہ شعراء عرب کے طبقۂ عالیہ میں شمار ہے۔ اور نہ ہی سبعہ معلقات میں اس کا کوئی معلقہ ہے۔ زرکلی کی کتاب "اعلام" کے ص ۳۵۲ پر اس کا سن ولادت ۲۵ھ اور سن وفات ۶۶۵ء موجود ہے۔

دراصل افسوس اس بات کا ہے کہ تصنیف و تالیف کے اس علمی مشغلہ کو بھی ایک کاروباری شکل دیدی گئی ہے۔ اور ہر صاحب قلم کچھ سطحی معلومات کا ذخیرہ فراہم کرکے غیر متعلقہ علوم میں بھی تصنیف کرنے لگتے ہیں۔ یہاں ایک عربی کتابچہ نظر سے گذرا جس میں سکول کے لئے لفظ "مکتبہ" لکھا گیا ہے۔ جبکہ عربی میں "مکتبہ" "کتب خانہ" کو کہتے ہیں اور سکول کے لئے لفظ "مکتب" بغیر تاء کے ہے۔ سچ کہا گیا ہے ؎

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملّا است

کارِ طفلان تمام خواہد شد

خیر اس سلسلہ میں اس طرح کے چھوٹے چھوٹے مصنوعی مصنفین کی غلطیوں کا تو شمار ممکن نہیں ہے۔ لیکن محولہ بالا کتاب چونکہ نہایت مفید، عظیم، ضخیم، اور بلند معلوماتی انسائیکلو پیڈیا تھی اسی وجہ سے اسکی فروگذاشت کا نوٹس لیا گیا۔

٭

© rasailojaraid.com